مولانا شيخ محمد عادل رباني

اللہ ﷻ سُست لوگوں سے محبت نہیں کرتا

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته. أعوذ بالله من الشيطان الرجيم. بسم الله الرحمن الرحيم. الصلاة والسلام على رسولنا محمد سيد الأولين والآخرين. مدد يا رسول الله، مدد يا ساداتي أصحاب رسول الله، مدد يا مشايخنا، دستور مولانا الشيخ عبد الله الفائز الداغستاني، شيخ محمد ناظم الحقاني، مدد. طريقتنا الصحبة والخير في الجمعية.

بسم الله الرحمن الرحيم

وَقُلِ اعْمَلُوا فَسَيَرَى اللَّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ

"وَقُلِ اعْمَلُوا فَسَيَرَى اللَّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ"۔ "اور کہو، عمل کرو، کہ اللّٰہ تمہارے عمل کو دیکھے گا اوراُس کا رسول ﷺ (بھی)" (قرآن ۹:۱۰۵)۔ اللّٰہ عزّ و جلّ فرماتا ہے: نیک عمل کرو۔ اچھے کام کرو اور بیکار نہ رہو۔ اللہ عزوجل اور رسول ﷺ دیکھتے ہیں کیا کیا گیا ہیں۔ وہ اسے دیکھیں گے۔"

جو کچھ ہم دنیا میں کرتے ہیں، وہ یقیناً اللّٰہ ﷻ کے نزدیک محفوظ ہے؛ وہ پوشیدہ (چھپا ہوا) ہے۔ اس لیے ہمیں فکر نہیں کرنی چاہیے کہ "میں حیران ہوں کہ میں نے کیسا کیا، جو میں نے کیا ؟" جب آپ نیت اللّٰہ ﷻ کی رضا کے لیے کرتے ہیں، تو وہ یقیناً قبول ہو گی؛ دنیا اور آخرت دونوں کے معاملات۔

دنیا کے کام بھی اہم ہیں۔ کچھ لوگ بیکار رہتے ہیں۔ ان کے پاس کرنے کو بہت سی چیزیں ہیں لیکن وہ کچھ نہیں کرتے۔ وہ خود کو صرف آخرت کے لیے وقف کر دیتے ہیں۔ لیکن وہ آخرت کے لیے بھی کسی کام کے نہیں ہوتے۔ مشائخ فرماتے ہیں: ’’همة الرجال تقلع الجبال‘‘۔ مردوں کی ہمّت کا مطلب ہے بغیر سستی کے کام کرنا۔ کہتے ہیں: ’’مردوں کی ہمّت چٹانو کو ہلا سکتی ہے‘‘، وہ کہتے ہیں۔ ایسا ہی ہوتا ہے۔ اگر کوئی یہ کہہ کر کام چھوڑ دے کہ "کوئی اور سنبھال لے گا"، اگر وہ کچھ نہیں کرتا اور کام کرنے سے گریز کرتا ہے، تو وہ قابلِ قبول شخص نہیں۔ اُسے ضرور دُنیاوی کام بھی کرنے ہیں، کم از کم اپنے گھر کا کام کرے۔ اُسے یہ کرنا ہی ہوگا۔"

جو یہ کہتا ہے:"میں نے دنیا سے ہاتھ پیر کھینچ لیے ہیں" اور کھینچ لیتا ہے، وہ (صورتِ حال) الگ ہے۔ جبکہ اولیاء اللّٰہ بھی اپنا حصہ ادا کرتے ہیں، ان کی بھی (دینی) خدمات ہوتی ہیں، دنیاوی خدمات بھی ہوتی ہیں۔ جسے ہم دنیاوی خدمت کہتے ہیں، وہ وہ کام ہے جو اللّٰہ ﷻ کی رضا کے لیے کیا جائے۔ اللّٰہ ﷻ کے راستے میں کی گئی خدمت رائیگاں نہیں جاتی۔ اس کا اپنا اجر و ثواب

ہے جیسے کسی نے عبادت کی ہو۔

لہذا، ایک شخص کو غور کرنا چاہئے اور سمجھنا چاہئے کہ کیا اچھا ہے اور کیا برا ہے۔ جیسا کہ ہم نے کہا، اچھائی یہ ہے کہ کام کیا جائے، محنت کی جائے۔ یہ ہر لحاظ سے اچھا ہے؛ دنیا و آخرت دونوں کے لیے۔ بری چیز سستی ہے. سستی وہ چیز ہے جو شیطان انسانوں میں ڈالتا ہے؛ وہ وہی چاہتا ہے۔ ایک شخص کام نہیں کرتا۔ جہاں تک عبادت کی بات آتی ہے، وہ کہتا ہے: "یہ میرے لیے مشکل ہے۔" اگر تمھارے لیے مشکل ہے ـ ماشاءاللہ، آپ تو شیر جیسے ہو۔ آپ میں کام کرنے کی طاقت ہے.آپ چیزیں کر سکتے ہیں؛ آپ کام کر سکتے ہیں. ۔ورنہ جو لوگ آپ سے بہت کمزور، بیمار یا معذور ہیں وہ کوشش کر رہے ہیں، اپنی عبادتیں کر رہے ہیں اور اپنا کام کرنے کی جدوجہد کر رہے ہیں۔

اللہ عزوجل نے آپ کے ہاتھ پاؤں میں طاقت دی ہے۔ اور آپ کہتے ہو: "یہ میرے لیے مشکل ہے۔ میں نماز نہیں پڑھ سکتا۔ میرے لیے دعا کرو"۔ ہم آپ کے لیے دعا کرتے ہیں، اللہ ﷻ آپ کے لیے آسانی فرمائے، لیکن آپ بھی اسے بہانہ نہ بناؤ۔ نماز، کام وغیرہ نہ چھوڑیں۔ اگر آپ چھوڑ دو گے، تو آپ شیطان کے سامنے ہتھیار ڈال دوگے۔ شیطان آپ کو جیسے چاہے گا استعمال کریں گا۔

اللہ ﷻ ہم سب کی حفاظت فرمائے۔ اللہ ﷻ اُن سے محبت کرتا ہے جو محنت کرتے ہیں۔ وہ ﷻ سست لوگوں سے محبت نہیں کرتا۔ کیونکہ سستی بھی عبادت تک پہنچ جاتی ہے۔ بندہ اپنی عبادت بھی نہیں کرتا۔ اللہ ﷻ ہماری حفاظت فرمائے۔ وہ ﷻ ہمیں ہمارے نفس کے شر سے بچائے، ان شاء اللہ ۔

ومن اللہ التوفیق. الفاتحة.

اس میں قرآن کی تلاوت، صلوات، آیات، سورتیں، تسبیحات ہیں۔ جو بھی نیک مقاصد تلاوت کرنے والوں کے ہوں، وہ پورے ہوں۔ وہ یہاں اور آخرت خوش میں رہیں۔ اللہ ﷻ اسے قبول فرمائے۔ ہم انہیں سب سے پہلے اپنے نبی کریم ﷻ، آپ کے اہل بیت اور صحابہ کرام، تمام انبیاء، اولیاء، آصفیہ کی روحوں کو ایصالِ کرتے ہیں۔ ہمارے مشائخ کی روحوں کو۔ ہمارے تمام مرحومین کو۔ ہم اسے تمام مومنین و مومنات، مسلمانوں اور مسلمات کی روحوں کوایصالِ کرتے ہیں۔ اللہ ﷻ کی رضا کے لیے۔

لَا لِلّٰہِ تَعَالٰی، الفاتحة.

مولانا شيخ محمد عادل رباني

مولانا شيخ محمد عادل ربانى
20 جون 2025/ 24 ذى الحجة 1446
نماز فجر – زاوية أكبابا، اسطنبول